چغلی اور غیبت کی تباہ کاریاں

از: محمد اعجاز قادری، حیدرآبادی، جماعت: رابعہ

چغلی کی وضاحت:

امام غزالی فرماتے ہیں:

جس کا اظہار برا ہو اسے ظاہر کر دے خواہ اسے برا لگے جس نے کہا یا اسے جس کے بارے میں کہا گیا یا کسی تیسرے شخص کو برا لگے، پھر یہ ضروری نہیں کہ اس کا اظہار زبان ہی سے ہو بلکہ کتابت اور رمز و کنایہ بھی زبان کے قائم مقام ہیں، پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ اس چغلی کا تعلق، کلام سے ہو یا عمل سے ہو یا منقول عنہ کے کسی عیب یا نقص سے، غرض کہ چغلی ناپسندیدہ چیز کے اظہار کا نام ہے، بہر حال جب کسی کی نظر، لوگوں کی ناپسندیدہ بات یا مکروہ احوال پر پڑے تو سکوت کرنا چاہیے۔[احیاء العلوم، جلد:۳، باب: چغلی کا بیان]

غیبت کی وضاحت:

امام غزالی فرماتے ہیں:

غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کرو کہ اگر اس تک یہ بات پہنچے تو وہ اسے ناپسند کرے، چاہے اس کے بدنی یا نسبی عیب کا ذکر کرو یا اخلاق و عمل کے اعتبار سے کوتاہی بیان کرو، اس کی دنیوی خرابی کا ذکر کرو یا اخروی کا، حتی کہ اس کے کپڑے، مکان

اور جانور کے حوالے سے نقص بیان کرنا بھی غیبت ہے۔ [احیاء العلوم، جز: ۳، باب: غیبت کا مفہوم]

ان کا حکم:

یہ دونوں حرام ہیں، ان کی حرمت پر متعدد قرآنی آیات و احادیث کریمہ وارد ہیں، چند قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) ارشاد خداوندی ہے:

((ولا تطع كل حلاف مهين ـ هماز مشاء بنميم)) [القلم : ٦٨ ،الآية : ١٠ ـ ١١]

((اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر ادھر کی لگاتا پھرنے والا))[كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

(۲) اللہ رب العزت فرماتا ہے:

((ولا يغتب بعضكم بعضا ، أيحب أحدكم أن يأكل لحم أخيه ميتا فكرهتموه)) [الحجرات : ٤٩ ، الآية : ١٢]

((اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمھیں گوارا نہ ہو گا))[كنز الإيمان للإمام أحمد رضا البريلوى]

ان کی مذمت میں چند احادیث کریمہ درج ذیل ہیں:

(١) عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله ﷺ :

(لا يدخل الجنة نمام) [صحيح مسلم ، باب : باب بيان غلظ تحريم النميمة ، جز: ١ ، ص : ٧٠]

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
(چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا)

(۲) عن إبن عباس قال : مر رسول الله صلى الله عليه و سلم على قبرين فقال :

(أما إنهما ليعذبان ، وما يعذبان في كبير ، أما أحدهما فكان يمشي بالنميمة وأما الأخر فكان لا يستتر من بوله فدعا بعسيب رطب فشقه باثنتين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا ثم قال : لعله أن يخفف عنهما مالم ييبسا) [صحيح مسلم ، المجلد الأول ، باب : الدليل على نجاسة البول ، ص : ۱۴۱ ، مجلس بركات]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

(ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، کسی بڑے اہم معاملے کی وجہ سے انھیں عذاب نہیں ہو رہا ہے بلکہ ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، پھر حضور ﷺ نے ایک تر شاخ لے کر اس کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا اور ہر قبر پر ایک شاخ نصب کر دیا اور فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی)

(۳) عن أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه أن رسول الله ﷺ قال :

(أ تدرون ما الغيبة ؟)

قالوا : الله و رسوله أعلم ، قال :

(ذكرک أخاک بما يكره)

قيل : أ فرأيت ، إن كا في أخي ما أقول ، قال :

(إن كان فيه ما تقول فقد إغتبته وإن لم يكن فيه فقد بهته) [صحيح مسلم ، المجلد الثانى ، باب : تحريم الغيبة ، ص : ٣٢٢ ، مجلس بركات]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

(تمھیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟)

صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ اللہ ورسول خوب جانتے ہیں، تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بری لگے)

کسی نے عرض کی: اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں (جب تو غیبت نہیں ہو گی) آقا نے فرمایا:

(اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو یہ بہتان ہے)

(۴) عن جابر بن عبد الله وأبى سعيد قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

(إياكم والغيبة فإن الغيبة أشد من الزنا ، إن الرجل قد يزنى ويتوب فيتوب الله عليه وإن صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفر له صاحبه) [جمع الجوامع للسيوطى ، باب : حرف الهمزة ، جز : ١ ، ص : ١٠١١٢]

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا:

(اپنے آپ کو غیبت سے بچاؤ؛ یقیناً غیبت، زنا سے بڑا گناہ ہے؛ کیوں کہ زنا کے بعد، بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، جب کہ غیبت کرنے والے کی بخشش اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے)

(٥) عن أنس بن مالك قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم :

(لما عرج بي مررت بقوم لهم أظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم ، فقلت : من هؤلاء يا جبريل ؟ قال : هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في أعراضهم) [سنن أبى داؤد ، باب : الغيبة ، جز: ٢ ، ص : ٦٨٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(شب معراج میں نے ایسی قوم کو دیکھا جو اپنے چہروں کو اپنے ناخنوں سے چھل رہی تھی، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول ﷺ ! یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے اور ان کی عزتوں کے پیچھے پڑا کرتے تھے)

(٦) عن أنس بن مالك قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :

(إن من كفارة الغيبة أن تستغفر لمن اغتبته ، تقول : اللهم اغفر لنا وله) [الدعوات الكبير للبيهقى ، باب : باب ما يقول إذا جرى على لسانه غيبة ، جز: ٢ ، ص : ٢٩٤]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

(غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرے، یہ کہے:
اللھم اغفر لنا و لہ)

قرآن و سنت سے ماخوذ لعل و گہر:

(۱) زیادہ قسمیں کھانے والے، ذلیل، بہت طعنے دینے والے اور ادھر کی ادھر لگاتے پھرنے والے کی باتوں پر توجہ نہیں دینی چاہیے

(۲) غیبت سے بچنا چاہیے

(۳) غیبت کرنا، اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے

(۴) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا

(۵) پیشاب کے قطروں اور غیبت سے بچنا چاہیے کہ یہ دونوں گرفتار عذاب کا سبب ہیں

(۶) قبروں پر تر چیزوں کے سبب عذاب میں تخفیف ہوتی ہے

(۷) غیبت کا گناہ، زنا سے بڑھ کر ہے

(۸) غیبت کرنے والا، اس وقت تک نہیں بخشا جاتا جب تک کہ وہ شخص نہ معاف کر دے جس کی غیبت کی گئی ہے

اقوال سلف:

(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ جو شخص غیبت سے توبہ کر کے مرے گا وہ جنت میں سب کے بعد داخل ہو گا اور جو توبہ کیے بغیر مرے گا وہ سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھائے گا قیامت کے دن بھی اسے اس کا گوشت کھانے کو دیا جائے گا اور کہا جائے گا: تو اسے زندہ کھاتا تھا اب مردہ بھی کھا، وہ اسے کھائے گا، چیخے گا، چلائے گا"۔

(۳) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ:

"قبر کے تین حصے ہیں: ایک تہائی غیبت کی وجہ سے ہے، ایک تہائی چغل خور کی وجہ سے ہے اور ایک تہائی پیشاب سے نہ بچنے کے باعث"۔

(۴) حضرت حسن فرماتے ہیں:

"بخدا! غیبت آدمی کے دین پر اتنی تیزی سے اثر انداز ہوتی ہے کہ کینسر مرض بھی اتنی تیزی سے جسم پر اثر انداز نہیں ہوتا"۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ مردار کتے کے پاس سے گزرے، کسی نے کہا: اس کتے میں کتنی بدبو ہے، آپ نے فرمایا:

"اس کے دانت کتنے سفید ہے!"

گویا آپ نے انھیں کتے کی غیبت کرنے سے منع فرمایا اور اس بات پر تنبیہ کی کہ وہ اللہ کی مخلوق کے محاسن کا ذکر کیا کریں۔[احیاء العلوم، جلد:۳، باب:غیبت کا بیان]

(۶) حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! میں تمھیں چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں، اگر تم ان پر عمل کرتے رہے تو ہمیشہ تم سردار ہو گے:

(۱) مخلوق سے اچھا سلوک کر، چاہے وہ قریب کا ہو یا دور کا

(۲) عزت دار اور کمینے دونوں سے جہالت کو دور کر

(۳) اپنے بھائیوں کی حفاظت کر

(۴) قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر

(۵) چغل خور کی بات ہر گز نہ مان، چغل خور سے ان کو محفوظ رکھ اور فریب دینے والے کی بات نہ مان

(۶) ایسے شخص کو دوست بنا کہ جب وہ جدا ہو جائے تو نہ تیری برائی بیان کرے اور نہ تو اس کی برائی کرے۔

(۷) بعض بزرگوں نے فرمایا:

"چغلی، جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے اور یہی تینوں خصلتیں ذلت کے ارکان ہیں"۔

[احیاء العلوم، جلد:۳، باب: چغلی کا بیان]

قارئین کرام!

مذکورہ بالا قرآنی آیات، احادیث شریفہ اور اقوال سلف کی روشنی میں پورے طور سے آپ آگاہ ہو چکے ہوں گے کہ چغلی وغیبت کس قدر عظیم مہلک بیماری ہیں، یہ دونوں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے محرومی کا باعث ہیں، ان قبیح صفات کا حامل، ہر کس و ناکس کے نزدیک مبغوض ہوتا ہے؛ اس لیے ہم پر لازم وضروری ہے کہ خود کو صفات قبیحہ سے دور رکھیں تاکہ دائمی فرحت وانبساط اور ابدی سعادت وقرار حاصل ہو، مولا کریم ہم سب کو ان سے محفوظ رکھے، آمین۔

محمد اعجاز قادری، حیدرآبادی
دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد